اجنبی شہر کی چٹھیاں

کافکا کے محبت نامے، میلینا کے نام

ترجمہ و تدوین

محمد عامر حسینی

خط نمبر 1

پیارے محترمہ میلینا

[اپریل 1920]

میران-انٹر مالیس، پینشن اوٹوبرگ

دو دن اور ایک رات سے جو بارش مسلسل ہو رہی تھی، وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے تھم گئی ہے — ظاہر ہے کہ شاید عارضی طور پر — لیکن یہ ایک خوشی کی بات ہے، اور میں اس خوشی کا اظہار آپ کو خط لکھ کر کر رہا ہوں۔ ویسے یہ بارش بھی ناقابلِ برداشت نہیں تھی؛ آخر کار، یہ ایک اجنبی ملک ہے، اگرچہ تھوڑا سا ہی اجنبی، لیکن دل کو اچھا لگتا ہے۔ اگر میرا تاثر درست تھا (ظاہر ہے کہ ایک مختصر اور آدھ خاموش ملاقات کی یاد مکمل نہیں ہو سکتی)، تو آپ بھی ویانا کو ایک اجنبی شہر کے طور پر لطف اندوز ہو رہی تھیں، حالانکہ بعد کے حالات نے شاید اس لطف میں کمی کر دی ہو، لیکن کیا آپ خود اجنبیت کو بھی پسند کرتی ہیں؟ (یہ ویسے ایک برا اشارہ بھی ہو سکتا ہے، ایک ایسا شوق جو شاید ہونا نہیں چاہیے۔)

میں یہاں کافی آرام دہ زندگی گزار رہا ہوں، جسمانی صحت کا بہت خیال رکھا جا رہا ہے، جتنا شاید جسم برداشت کر سکے۔ میرے کمرے کے باہر جو بالکونی ہے وہ ایک باغ میں کھلی ہوئی ہے، جہاں جھاڑیاں پھیلی ہوئی ہیں اور پھول کھلے ہوئے ہیں (یہاں کی نباتات عجیب ہیں؛ پراگ میں جہاں ٹھنڈ سے پانی جم جاتا ہے، یہاں

میرے سامنے آہستہ آہستہ کلیاں کھل رہی ہیں)۔اس کے علاوہ، یہ باغ مکمل دھوپ میں ہے (یا پھر مکمل بادل میں، جیسا کہ گزشتہ ہفتے سے ہے)—چھپکلیاں اور پرندے، ایک عجیب جوڑا، مجھے ملنے آتے ہیں۔

مجھے یہ سب آپ کے ساتھ شیئر کرنے کی بہت خواہش ہے۔ آپ نے حال ہی میں لکھا تھا کہ آپ کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی ہے، یہ تصور اور اس کا مطلب ایک دوسرے سے بہت قریب ہیں، اور یہاں دونوں کو کچھ نہ کچھ سکون مل سکتا ہے۔

محترمہ میلینا کو سلام کے ساتھ،

ایف کافکا

خط نمبر 2

پیارے محترمہ میلینا

[اپریل 1920]

میران-انٹرمایس، پینشن اوٹوبرگ

میں نے آپ کو ایک نوٹ پراگ سے لکھا تھا، پھر دوسرا میران سے۔ ابھی تک آپ کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ ممکن ہے یہ نوٹس ایسی نوعیت کے نہ ہوں کہ فوری جواب درکار ہو، اور اگر آپ کی خاموشی اس بات کا اظہار ہے کہ آپ خیریت سے ہیں—جیسا کہ بعض اوقات سکون انسان کو لکھنے سے روک دیتا ہے—تو مجھے اس پر کوئی شکایت نہیں۔

لیکن ایک اور امکان بھی ہے—اور اسی لیے میں پھر لکھ رہا ہوں—کہ شاید میرے ان نوٹس میں کوئی ایسی بات آ گئی ہو جس سے آپ کو تکلیف پہنچی ہو۔

(کتنا اناڑی ہوگا میرا ہاتھ، اگر میں نے نادانستہ طور پر کوئی ایسی بات لکھ دی ہو!)

یا پھر، جو کہ کہیں زیادہ فکر کی بات ہے، وہ سکون کا لمحہ جس کا آپ نے پہلے ذکر کیا تھا، ختم ہو چکا ہے اور ایک بار پھر آپ پر بُرے دن آ گئے ہیں۔

اگر پہلا امکان سچ ہے—تو میرے پاس کہنے کو کچھ نہیں، کیونکہ ایسا خیال میرے ذہن سے بہت دور ہے، اور اس کے برعکس تمام خیالات بہت قریب۔

اور اگر دوسرا امکان درست ہے—تو میں کوئی مشورہ نہیں دے سکتا، آخر میں کیا کہہ سکتا ہوں—صرف ایک سادہ سوال:

کیا آپ تھوڑے عرصے کے لیے ویانا سے باہر نہیں جا سکتیں؟

آخر آپ اُن لوگوں میں سے نہیں جن کا کوئی ٹھکانہ نہ ہو۔

کیا بوہیمیا میں کچھ وقت گزارنا آپ کو نئی توانائی نہیں دے گا؟

اور اگر کسی وجہ سے بوہیمیا ممکن نہیں، تو کہیں اور چلی جائیں—شاید میران بھی ایک امکان ہو۔

کیا آپ اسے جانتی ہیں؟

اب میں دو باتوں میں سے ایک کی توقع کر رہا ہوں:

یا تو آپ کی خاموشی قائم رہے گی، جس کا مطلب ہوگا: "فکر نہ کریں، میں ٹھیک ہوں۔"

یا پھر، چند سطریں موصول ہوں گی۔

خلوص کے ساتھ،

کافکا

ایک بات اور یاد آئی:

مجھے واقعی آپ کا چہرہ تفصیل سے یاد نہیں۔

بس اتنا یاد ہے کہ جب آپ کیفے کی میزوں کے بیچ سے گزر کر جا رہی تھیں،

تو آپ کی چال، آپ کی قامت، آپ کا لباس—وہ منظر آج بھی آنکھوں میں محفوظ ہے۔

خط نمبر 3

[میران، اپریل 1920]

پیارے محترمہ میلینا

آپ وِیانا کی اُس اُداس دنیا میں بیٹھی ترجمہ کرنے میں مشغول ہیں—

اس خیال سے مجھے ایک ساتھ شرمندگی بھی ہوتی ہے اور دل بھی بھر آتا ہے۔

شاید آپ کو "وولف" کا خط موصول ہو چکا ہو گا—کم از کم اُس نے مجھے کچھ عرصہ پہلے لکھا تھا کہ وہ آپ کو خط لکھ رہا ہے۔

جہاں تک اُس "Murderers" نامی ناول کا تعلق ہے، میں نے ایسا کوئی ناول نہیں لکھا (اگرچہ یہ کسی کیٹلاگ میں میری طرف منسوب کیا گیا ہے)

—

کوئی غلط فہمی ہے۔

لیکن چونکہ اُسے سب سے اچھا قرار دیا جا رہا ہے، تو شاید وہ واقعی میرا ہی ہو!

آپ کے آخری دو خطوط سے لگتا ہے کہ فکر اور پریشانی جیسے آپ سے مکمل طور پر رخصت ہو چکی ہے—

شاید یہ بات آپ کے شوہر کے لیے بھی درست ہو۔

میں واقعی دل سے چاہتا ہوں کہ ایسا ہی ہو۔

مجھے ایک پرانا تو اریاد آ رہا ہے—کئی سال پہلے کا۔

میں فرانسنز کوائے کی عمارتوں کی دیوار کے ساتھ ساتھ دبے پاؤں چل رہا تھا اور اچانک آپ کے شوہر سامنے سے آتے دکھائی دیے—وہ بھی کچھ ویسے ہی چل رہے تھے۔

دو "سر درد کے ماہر"، ظاہر ہے، ہر ایک اپنی اپنی طرز پر۔

یاد نہیں کہ ہم دونوں ساتھ چلنے لگے تھے یا صرف ایک دوسرے کو پاس سے گزر گئے—

ویسے بھی، ان دونوں امکانات کے بیچ فرق کوئی خاص نہیں تھا۔

لیکن وہ وقت گزر چکا ہے، اور اُسے وہیں ماضی میں ہی دفن رہنا چاہیے۔

کیا گھر میں ماحول بہتر ہے؟

خلوص بھرا سلام،

کافکا

خط نمبر 4

[میران، اپریل 1920]

پیارے محترمہ میلینا

تو بات پھیپھڑوں کی ہے؟

یہ خیال آج سارا دن میرے ذہن میں گھومتا رہا۔

اور سچ کہوں تو، میرے لیے کچھ اور سوچنا ممکن ہی نہ رہا۔

لیکن مجھے اس سے ڈر نہیں لگا۔

شاید—اور مجھے امید ہے کہ ایسا ہی ہے—آپ کو کوئی معمولی سا عارضہ لاحق ہے۔

ویسے بھی، پوری مغربی یورپ میں آدھے لوگوں کے پھیپھڑے کمزور ہیں۔

مجھے خود کو یہ مسئلہ تین سال سے ہے—اور حیرت انگیز طور پر اس نے مجھے نقصان سے زیادہ فائدہ پہنچایا۔

میرے ساتھ یہ تین سال پہلے ایک شدید خون بہنے کے واقعے سے شروع ہوا۔

رات کے وقت، اچانک۔

اس نئے پن سے میں چونک گیا تھا—

فطری طور پر ڈرا ہوا بھی تھا—

لیکن پھر بھی میں بستر پر نہیں رکا (جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا کہ یہی کرنا چاہیے تھا)،

اٹھا، کھڑکی تک گیا، باہر جھانکا، پھر بیسن تک، کمرے میں چکر کاٹے، بستر پر بیٹھ گیا—

مگر خون تھمنے کا نام نہ لے رہا تھا۔

اس کے باوجود میں دکھی نہیں تھا۔

مجھے یوں لگا کہ تین، چار سال کی تقریباً مکمل بے خوابی کے بعد

آخر کوئی واضح، ٹھوس وجہ سامنے آگئی تھی کہ اب میں آرام سے سو سکوں—

بس خون بند ہو جائے۔

اور ہوا بھی یوں—خون رک گیا اور میں ساری رات سکون سے سویا۔

اگلی صبح، میری نوکرانی (جو اس وقت شوئن بورن پیلس والے فلیٹ میں کام کرتی تھی) آئی۔

وہ ایک وفادار مگر صاف گو لڑکی تھی۔

خون دیکھ کر بولی:

"پانے دو کتورے، آپ زیادہ دنوں کے مہمان نہیں لگتے!"

لیکن میں خود کو معمول سے بہتر محسوس کر رہا تھا، دفتر گیا،

اور ڈاکٹر کو شام میں جا کر دکھایا۔

آگے کی کہانی غیر اہم ہے۔

مجھے صرف یہ کہنا ہے:

مجھے آپ کی بیماری سے ڈر نہیں لگتا۔

خاص طور پر اس لیے کہ جب میں اپنی یادداشت پر زور دیتا ہوں،

تو آپ کی ساری نازکی کے پیچھے مجھے کسی دیہاتی لڑکی جیسی طاقت محسوس ہوتی ہے—

اور میں نتیجہ نکالتا ہوں:

نہیں، یہ بیماری نہیں—یہ صرف ایک انتباہ ہے۔

مجھے جو چیز خوفزدہ کرتی ہے، وہ ہے

اس بیماری سے پہلے کی کیفیت۔

آپ کے خط میں جو باتیں آپ نے لکھی ہیں—

"ایک ہیلر بھی نہیں"،

"چائے اور سیب"،

"روزانہ دو سے آٹھ تک"—

یہ سب ایسی باتیں ہیں جنھیں میں سمجھ نہیں سکا،

اور جنھیں شاید آپ کی زبانی سننا ہی بہتر ہوگا۔

توفی الحال، میں یہ سب نظرانداز کر رہا ہوں (صرف اس خط میں، بھول نہیں سکتا)

اور وہی وضاحت یاد کر رہا ہوں جو میں نے اپنے لیے کی تھی—

جو شاید کئی اور پر بھی صادق آتی ہے۔

میرا دماغ مزید درد اور پریشانی برداشت کرنے کے قابل نہیں رہا تھا۔

اس نے کہا:

"میں ہار رہا ہوں؛ اگر کسی اور کو جسم میں دلچسپی ہے تو وہ بوجھ بانٹ لے۔"

چنانچہ میرے پھیپھڑوں نے رضاکارانہ طور پر کہا:

"چلو، تھوڑا ہم سنبھالتے ہیں۔"

شاید اُن کے پاس کھونے کو کچھ زیادہ نہیں بچا تھا۔

یہ دماغ اور پھیپھڑوں کے درمیان ہونے والی خفیہ بات چیت—

بغیر میری اطلاع کے—

یقیناً خوفناک ہوگی۔

اور اب آپ کیا کریں گی؟

یہ بات کہ آپ کا خیال رکھا جا رہا ہے—

میرے خیال میں وہ ثانوی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ جو بھی آپ سے محبت کرتا ہے،

اُسے یہ سمجھنا چاہیے کہ آپ کو تھوڑا سا خیال چاہیے—

اور بس یہی کافی ہے۔

تو کیا یہاں بھی نجات ممکن ہے؟

میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں—

نہیں، مجھے مذاق کا کوئی موڈ نہیں—

میں کوئی لطیفہ نہیں کر رہا۔

اور جب تک آپ یہ نہ لکھیں کہ

"میں ایک نیا، صحت مند طرزِ زندگی سوچ رہی ہوں"—

میں ہنسوں گا بھی نہیں۔

آپ کے آخری خط کے بعد میں یہ سوال بھی نہیں پوچھوں گا کہ:

"کیوں نہ ویانا چھوڑ دیں؟"

اب سمجھ آ گیا ہے۔

مگر آخر کار، ویانا کے آس پاس بھی کئی خوبصورت مقامات موجود ہیں—

جہاں علاج اور سکون دونوں ممکن ہیں۔

آج کے خط میں میں اور کچھ نہیں لکھوں گا—

میرے پاس کہنے کو اس سے زیادہ اہم کچھ بھی نہیں۔

کل کے لیے باقی رکھ رہا ہوں،

"کمن" کا شمارہ جس پر آپ نے کام کیا—

اُس کے لیے شکریہ—

جس نے مجھے ایک ساتھ شرمندہ، خوش اور اداس کر دیا ہے۔

نہیں، ایک بات اور:

اگر آپ ترجمہ کرتے ہوئے اپنی نیند کا ایک منٹ بھی قربان کرتی ہیں،

تو یہ ایسا ہو گا جیسے آپ مجھے بد دعا دے رہی ہوں۔

کیونکہ اگر کبھی فیصلہ ہوا،

تو کوئی اور تحقیق نہیں ہو گی—

بس اتنا ہی کہا جائے گا:

"اس شخص نے اُس کی نیند چھین لی تھی!"

اور میں فوراً مجرم قرار پاؤں گا—

اور بجا طور پر۔

تو میں آپ سے درخواست نہیں،

اپنی بقا کے لیے التجا کر رہا ہوں—

کہ ترجمے کے لیے اپنی نیند قربان نہ کریں۔

کافکا

خط نمبر 5

[میران، اپریل 1920]

پیارے محترمہ میلینا

آج میرا ارادہ کچھ اور لکھنے کا تھا—

لیکن لکھ نہیں پایا۔

اور یہ بات مجھے پریشان بھی نہیں کرتی۔

اگر واقعی کچھ لکھنا ضروری ہوتا، تو شاید لکھ لیتا۔

لیکن کبھی کبھی انسان کو صرف اتنا چاہیے ہوتا ہے

کہ باغ میں کوئی ڈیک چیئر اُس کا انتظار کر رہی ہو—

آدھی دھوپ اور آدھی چھاؤں میں—

اور قریب ہی دودھ کے دس گلاس رکھے ہوں۔

یہ منظر شاید ویانا ہی میں کسی جگہ ممکن ہو—
شاید اب بھی—گرمیوں میں—
لیکن بغیر فاقے اور سکون کے ساتھ۔

کیا یہ ممکن ہے؟
اور اگر ممکن ہے،
تو کیا کوئی ایسا ہے جو اسے ممکن بنا سکے؟
اور ڈاکٹر اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جب میں نے آپ کا ترجمہ بڑے لفافے سے نکالا،
تو مجھے تھوڑا سا مایوسی کا احساس ہوا—
میں آپ کی آواز سننا چاہتا تھا،
نہ کہ اُس پرانے قبر سے اُبھرنے والی آواز کو
جسے میں پہلے ہی بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔

پھر میں نے سوچا:

یہی آواز دراصل ہمارے درمیان بھی ہے—

بطور ایک واسطہ۔

اور پھر وہ مایوسی دور ہو گئی۔

لیکن اس کے باوجود مجھے حیرت ہوئی کہ آپ نے

اتنا محنت طلب کام کیسے سنبھالا۔

اور آپ نے ہر ایک چھوٹی سی سطر کے ساتھ جو وفاداری دکھائی—

وہ واقعی حیران کن ہے۔

یہ بات تو میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ

کوئی شخص چیک زبان میں بھی اتنی خوبی سے ترجمہ کر سکتا ہے—

وہ بھی اس خوبصورتی اور قدرتی روانی کے ساتھ۔

کیا جرمن اور چیک واقعی اتنے قریب ہیں؟

شاید، لیکن...

میری کہانی ویسے بھی ناقابلِ یقین حد تک خراب ہے—

میں یہ بات بے مثال آسانی سے ثابت کر سکتا ہوں—

مگر میرے اندر کی نفرت، ثبوت سے زیادہ غالب آجائے گی۔

ظاہر ہے، آپ کو کہانی پسند آئی—

اور یہی بات شاید اسے کچھ قیمت دے دے—

لیکن سچ کہوں تو،

یہی پسندیدگی میری دنیا کی روشنی کو کچھ مدھم بھی کر دیتی ہے۔

خیر، اس موضوع پر بس!

وولف آپ کو "دی کنٹری ڈاکٹر" بھیجے گا—

میں نے اُسے اس بارے میں لکھ دیا ہے۔

اور ہاں،

مجھے چیک زبان سمجھ آتی ہے۔

میں کافی عرصے سے آپ سے یہ پوچھنا چاہتا تھا:

آپ کبھی چیک میں کیوں نہیں لکھتے؟

(یہ کہنے کا ہرگز مطلب نہیں کہ آپ کی جرمن زبان میں کوئی کمی ہے!)

اکثر اوقات تو آپ کا جرمن حیرت انگیز ہوتا ہے—

اور جب کہیں لغزش آ بھی جائے،

تو جرمن زبان خود آپ کے لیے نرم ہو جاتی ہے—

ایسا حُسن جس کی ایک جرمن شخص توقع بھی نہیں کر سکتا۔

لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ کو چیک زبان میں پڑھوں—

کیونکہ وہاں ہی "اصل میلینا" موجود ہے۔

(یہ ترجمہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے)

جبکہ یہاں تو صرف "ویاناوالی میلینا" ہے—

یا وہ میلینا جو ویانا کی تیاری کر رہی ہے۔

تو براہِ کرم، چیک میں لکھیے۔

اور وہ فیوشن (feuilletons) بھی بھیجیے جن کا آپ نے ذکر کیا تھا۔

چاہے وہ جیسے بھی ہوں—

آخر آپ نے میری کہانی کی شکستہ حالت کو بھی تو پڑھا!

تو شاید میں بھی آپ کی تحریروں کو

اُسی ہمدردانہ نظر سے دیکھ سکوں۔

آپ نے میری منگنی کے بارے میں پوچھا ہے۔

میں دو بار منگنی کر چکا ہوں—

یا اصل میں، تین بار—

دو بار ایک ہی لڑکی سے۔

یوں کہیے کہ تین بار شادی سے چند دن کے فاصلے پر آ کر بات ختم ہوئی۔

پہلی منگنی تو مکمل طور پر ماضی کا قصہ ہے—

سنا ہے وہ اب شادی شدہ ہے،

اور ایک چھوٹا بچہ بھی ہے۔

دوسری منگنی اب بھی زندہ ہے—

لیکن شادی کی کوئی امید باقی نہیں—

اس لیے یہ منگنی نہیں،

بلکہ ایک آزاد، الگ زندگی گزارتی حالت ہے—

جو صرف متعلقہ لوگوں کی قیمت پر قائم ہے۔

مجموعی طور پر،

میں نے جہاں بھی دیکھا، یہی پایا کہ

مرد زیادہ اذیت سہتے ہیں—

یا اگر چاہیں تو یوں کہہ لیں کہ اُن میں برداشت کم ہوتی ہے۔

عورتیں ہمیشہ بے گناہ تکلیف سہتی ہیں—

اور یہ صرف "کچھ نہ کر سکنے" کی وجہ سے نہیں—

بلکہ حقیقی معنوں میں بے قصور ہونے کی وجہ سے۔

ویسے بھی،

ایسی باتوں پر زیادہ سوچنا بے کار ہے۔

یہ بالکل ایسے ہے جیسے جہنم میں جا کر

ایک دیگ کو توڑنے کی کوشش کرنا—

پہلا، یہ کامیاب نہیں ہوتا؛

اور اگر ہو بھی جائے،

تو تم خود اُس جلتے ہوئے مواد میں جل جاؤ گے

جبکہ جہنم اپنی پوری شان کے ساتھ قائم رہے گا۔

ان مسائل کو کسی اور زاویے سے دیکھنا ہو گا۔

فی الحال، سب سے پہلا کام یہ ہے:

باغ میں لیٹنا، اور بیماری سے جتنا ممکن ہو مٹھاس کشید کرنا۔

خاص طور پر اگر وہ بیماری اصل میں بیماری نہ ہو۔

یقین کریں، اُس میں بہت سی مٹھاس چھپی ہوتی ہے۔

آپ کا،

فرانز کافکا